

3 گرانہ وزری پالیسی

3.1 زری پالیسی

جدول 3.1: زری مجموعے (جولائی تا نومبر)				
ارب روپے، نمونہ فیصد میں				
شرح نمو		بھاؤ		
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
2.3	5.3	154.4	305.9	زروی
-18.0	11.2	-140.5	60.8	خالص بیرونی اثاثے
-19.9	8.4	-122.5	31.9	اسٹیٹ بینک
-10.9	17.4	-18.1	28.9	جدولی بینک
5.0	4.7	295.0	245.1	خالص ملکی اثاثے
25.8	22.4	267.9	221.6	اسٹیٹ بینک
0.6	0.6	27.0	23.5	جدولی بینک
جس میں شامل ہیں				
21.6	12.4	652.3	302.4	حکومتی قرض گیری
28.3	16.7	736.8	336.1	میزانہ اعانت کے لیے
6.0	22.7	71.8	274.7	اسٹیٹ بینک
47.5	7.6	665.0	61.3	جدولی بینک
-20.8	-8.5	-82.6	-35.2	اجناسی کارروائیاں
-5.6	1.2	-198.3	42.2	غیر سرکاری شعبہ
2.5	2.3	78.1	68.8	نئی شعبے کو قرضہ
-71.4	-7.8	-276.7	-27.3	پنالیس ایز کو قرضہ
24.4	16.7	-159.1	-99.6	دیگر خالص اشیا
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

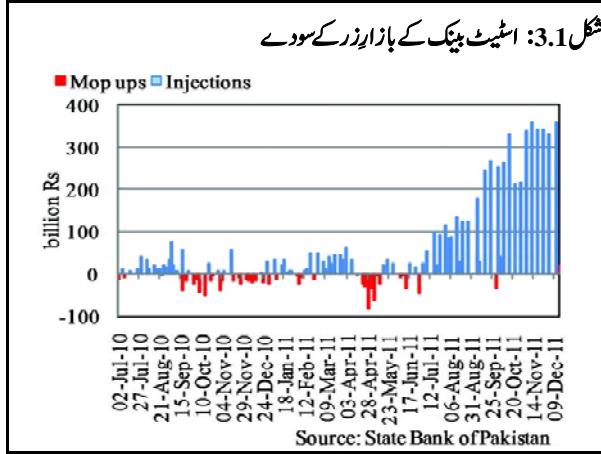
جولائی اور اکتوبر 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی اپنی زری پالیسی میں نرمی لانے کے فیصلے کے پیچھے کئی عوامل تھے جیسے عمومی گرانہ میں بتدریج کمی، جاری حسابات کے توازن کی اطمینان بخش صورتحال اور حکومت کی بڑھتی ہوئی قرض گیری پر قابو پانے کی کوششیں۔ اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 200 بیسس پوائنٹس کم ہو کر 12.0 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ اس زری نرمی کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں کو بیدار کرنے میں مدد ملنے کی توقع تھی تاہم بیرونی شعبے سے ابھرنے والے خطرات کے اعتراف کے نتیجے میں نومبر 2011ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا گیا۔

جولائی تا نومبر 2011ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.9 ارب امریکی ڈالر کی کمی سے بیرونی شعبے میں بگاڑ واضح نظر آ رہا ہے۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اسی مدت کے دوران 140.5 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال 60.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔ نیز اس کے ساتھ

حکومت کے اپنی میزانہ مالکاری کے لیے مقامی ذرائع پر بھاری انحصار کی وجہ سے سیالیت کا انتظام پیچیدہ ہو گیا۔ زرمبادلہ کے ذخائر گھٹنے سے ملکی سیالیت کم ہو جاتی ہے جس کے باعث اسٹیٹ بینک کو بازار زر کے سودوں سے سیالیت کا ادخال کرنا پڑا ہے اور حالیہ ہفتوں میں زرمبادلہ کے ذخائر 300 ارب روپے سے زائد ہو گئے (شکل 3.1)۔

زیر جائزہ مدت کے دوران خالص میزانہ قرض گیری میں 736.8 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا (جدول 3.1)۔ تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ خالص

شکل 3.1: اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودے



میزانیہ قرض گیری میں 53.1 فیصد (391 ارب روپے) کا اضافہ حکومتی تمسکات کے اجرا کے باعث ہوا جو کہ شعبہ توانائی اور اجناسی آپریشن میں پیدا ہونے والے گردش قرضے کو چکنا کرنے کے لیے کیا گیا۔ حکومتی کھاتے میں پی ایس ایز کی قرض گیری میں یک بارگی تبدیلی سے ظاہر ہوتا ہے کہ رواں سال خالص قرض گیری 345.8 ارب روپے پر رہی جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں تھوڑی زیادہ ہے۔

بینکاری نظام کے اندر حکومت نے کمرشل بینکوں

سے قرض گیری پر زیادہ انحصار کیا۔ اگرچہ گرانے کے تناظر میں یہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے تاہم اس سے نجی شعبے کے لیے گنجائش کم ہو سکتی ہے۔ نومبر 2011ء تک کے ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا نومبر 12ء کے دوران نجی شعبے کو دیے جانے والے مجموعی قرضے میں 2.5 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 2.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بنیادی طور پر یہ اضافہ بینکوں کی سرمایہ کاری بڑھنے کے باعث ہوا کیونکہ نجی شعبے کے کاروبار کو دیے جانے والے قرضوں میں 9.1 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی (جولائی تا نومبر 12ء کے دوران) جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 73.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔²⁷ لیکن یہ بات اہم ہے کہ نجی شعبے کے لیے قرضوں کی طلب کم ہوئی جو قابل فہم ہے۔ اس میں کئی عوامل شامل ہیں: (الف) گذشتہ سال کے مقابلے میں کپاس کی قیمتوں کا بہت کم ہونا، (ب) چینی کے مل مالکان کی طرف سے کچل کاری میں تاخیر اور (ج) صنعتی شعبے میں اضافی گنجائش کی وجہ سے معین سرمایہ کاری قرضوں کے لیے طلب کا نہ ہونا۔²⁸ عبوری ہفتہ وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ ہفتوں میں نجی شعبے کے قرضوں میں تیزی آرہی ہے۔

حکومت کو قرض گاری کے علاوہ بینک امانتوں میں کمزور نمونے کے باعث بینکاری نظام میں قابل قرضہ فنڈ کا حجم بھی کم ہو گیا۔ یہ بات زری مجموعے میں تبدیلی سے ظاہر ہے کیونکہ جولائی تا نومبر 12ء کے دوران زرو بیج میں صرف 2.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 5.3 فیصد تھی۔

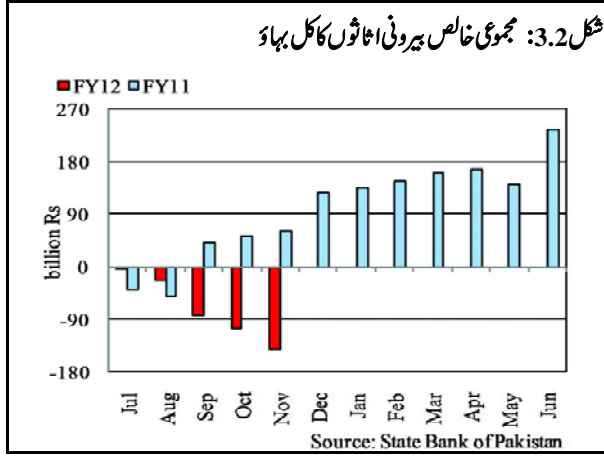
ان تبدیلیوں سے گرانے کا دباؤ قابو کرنے میں مدد ملی۔ دسمبر 2011ء میں سال بسال گرانے کم ہو کر 9.7 فیصد ہو گئی جبکہ جون 2011ء میں 13.3 فیصد تھی۔ اسی لیے جیسا کہ پہلے پیش گوئی کی گئی تھی، سال کے اختتام پر اوسط گرانے کم ہو کر 12.0 فیصد کے قریب رہنے کا امکان ہے۔

3.2 زری مجموعے کی صورتحال

جولائی تا نومبر 12ء کے دوران بیرونی کھاتوں میں بگاڑ کے باعث زری مجموعے میں تبدیلیاں آئیں۔ خصوصاً اس سال اب تک خالص بیرونی اثاثوں میں 18.0 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 11.2 فیصد اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔ تیزی سے تبدیلی کی وجہ سے زرو بیج میں کمی واقع ہوئی کیونکہ خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ تقریباً گذشتہ سال جیسا ہی تھا۔

²⁷ ایک بڑے بینک نے غیر بینک مالی ادارے میں 25 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی۔

²⁸ مزید برآں بلند خطرہ قرض کی وجہ سے بینک نجی شعبے (خصوصاً شعبہ ایس ایم ای) کو قرضے دینے سے بچکار ہے ہیں۔ اس سے نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی مزید کم ہو جائے گی۔



خالص بیرونی اثاثے

خالص بیرونی اثاثوں کی اجزائے ترکیبی سے پتہ چلتا ہے کہ بیرونی اثاثے گھٹنے کی وجہ مرکزی بینک کے اثاثوں میں کمی تھی (شکل 3.2)۔ عالمی مالی اداروں سے بیرونی رقوم اور سرکاری امداد کی غیر موجودگی کے باعث اسٹیٹ بینک کو اپنے ذخائر میں سے جاری حسابات کے خسارے کے ایک حصے کو پورا کرنا پڑا۔

جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے بدستور دباؤ میں رہے۔ خصوصاً گزشتہ سال 28.9 ارب روپے اضافے کے برعکس رواں سال اب تک 18.1 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی۔ اس کمی کی بڑی وجہ تجارتی خسارے کا بڑھنا اور ساتھ ہی نجی رقوم کی آمد کا کم ہونا ہے۔

خالص ملکی اثاثے

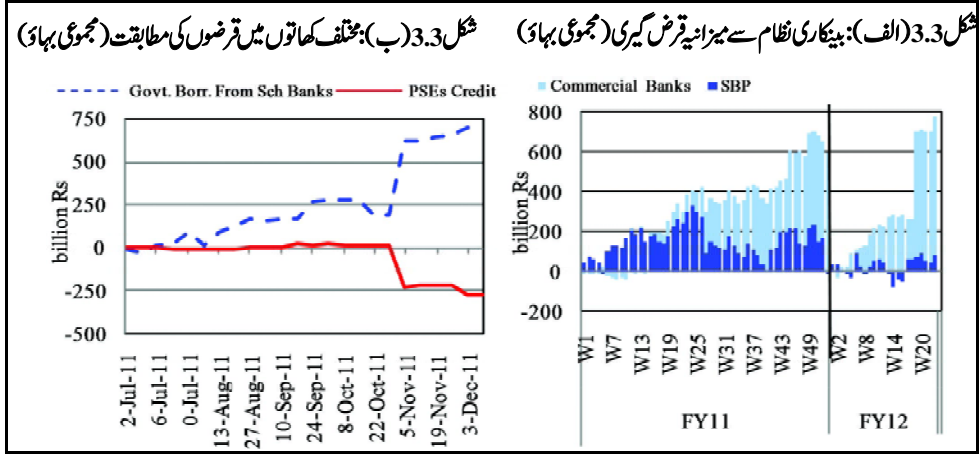
جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 5.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 4.7 فیصد ہوئی تھی۔ خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں دو پیش رفت نمایاں رہیں: (1) پی ایس ایز گردش قرضے کی حکومتی کھاتے میں تبدیلی اور (2) حکومت کا اپنی میزانیہ مالکاری کے لیے کمرشل بینکوں پر مسلسل انحصار۔

میزانیہ اعانت کے لیے حکومتی قرض گیری

مرکزی بینک سے مالکاری کے گرانے پر مرتب ہونے والے اثرات کا ادراک کرتے ہوئے حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو محدود کر لیا۔ خصوصاً جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے صرف 71.8 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ 2011ء کے دوران 274.7 ارب روپے لیے تھے (شکل 3.3 الف)۔

اس دوران زیادہ تر میزانیہ ضرورت کمرشل بینکوں سے پوری کی گئی۔ 4 نومبر 2011ء کو ختم ہونے والے ہفتے میں سب سے اہم تبدیلی دیکھنے میں آئی جب حکومت نے ایک ہفتے میں 431.6 ارب روپے کے قرضے لیے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا نقد رقوم کی قلت کا شکار پی ایس ایز اور سرکاری خریداری کرنے والی ایجنسیوں (جیسے ٹی سی پی اور پاسکو) کی بیلنس شیٹ کو صاف کرنے کے لیے یہ بھاری قرض گیری کی گئی اور نتیجتاً پی ایس ایز نے 251.2 ارب روپے اور سرکاری خریداری کرنے والی ایجنسیوں نے 78.7 ارب روپے کمرشل بینکوں کو واپس کیے (شکل 3.3 ب)۔²⁹ دوسرے لفظوں میں اس تبدیلی سے فوری زری اثر نہیں پڑا۔ تاہم پی ایس ایز کے پاس اب کمرشل بینکوں سے قرضے لینے کی زیادہ گنجائش موجود ہے۔ آئندہ مہینوں میں یہ سلسلہ تیز ہو سکتا ہے۔

29 حکومت نے ریاست کی ملکیت میں چلنے والے توانائی کے ادارے بشمول پاور ہولڈنگ کمپنی، واپڈ اور این ڈی سی کے قرضوں کو منتقل کیا۔



اکاؤنٹنگ کے طریقہ کار کے علاوہ جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران کمرشل بینک 274.0 ارب روپے کی میزانیہ ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو سکے۔ حکومت نے نومبر 11ء تک غیر بینک ملکی ذرائع سے 77.1 ارب روپے کی قرض گیری کی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 66.5 ارب روپے لیے تھے جبکہ اسے بیرونی ذرائع سے کسی قسم کے نمایاں فنڈ حاصل کرنے میں مشکلات پیش آئیں۔

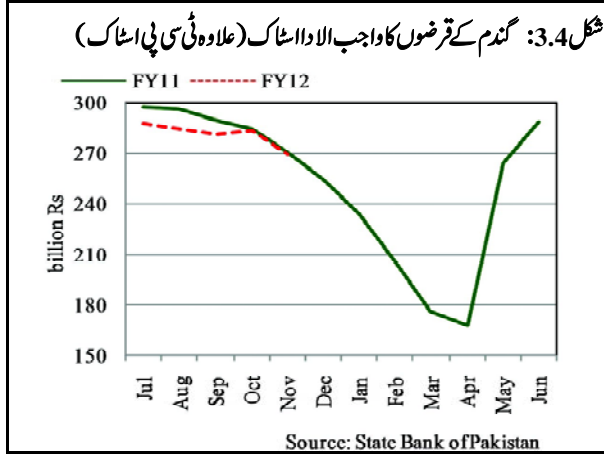
قرضوں کی چھتائی سے پہلے پی ایس ایز نے جولائی تا اکتوبر 2012ء کے دوران 19.4 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ اس کے برعکس گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 26.0 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔ اس اضافے میں بڑا حصہ جاری سرمائے کے قرضوں کا ہے جسے نقد رقوم کی قلت کا شکار تیل اور بجلی کی تقسیم کرنے والے کمپنیوں نے لیا ہے۔

جدول 3.2: حکومت کے ذمے اجناس کے واجبات (واجب الادا رقوم)			
ارب روپے			
پاسکو	ٹی سی پی		
دھان	چینی	کھاد	
10.5	32.5	52.4	31 اکتوبر 2011ء تک
0.0	15.0	7.3	25 نومبر 2011ء تک
-10.5	-17.5	-45.1	تصفیہ شدہ رقم
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

اجناسی مالکاری

جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران اجناسی مالکاری میں 82.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 35.2 ارب روپے واپس ہوئے تھے۔ م 12ء میں قرضوں کی بھاری رقم کی واپسی کا سبب حکومت پاکستان کا خریداری کرنے والی ایجنسیوں کو قیمتوں کے تفرق پر

زرعانت جاری کرنا تھا۔ خریداری کرنے والی ایجنسیوں میں صرف ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) نے کمرشل بینکوں کو 62.6 ارب روپے کے قرضے واپس کیے کیونکہ زرعانت کی مد میں اس کی قابل وصولی رقم حکومت نے چکا دی تھی۔ اب ٹی سی پی 30 جون 2011ء تک 97.1 ارب روپے کے واجب الادا قرضوں کے مقابلے میں کمرشل بینکوں کی 45.6 ارب روپے کی مقروض ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے پاسکو کو دھان کی مد میں 10.5 ارب روپے کی زرعانت دی (جدول 3.2)۔ اجناسی قرضوں کی واپسی سے خریداری کرنے والی ایجنسیوں کو کھاد کی

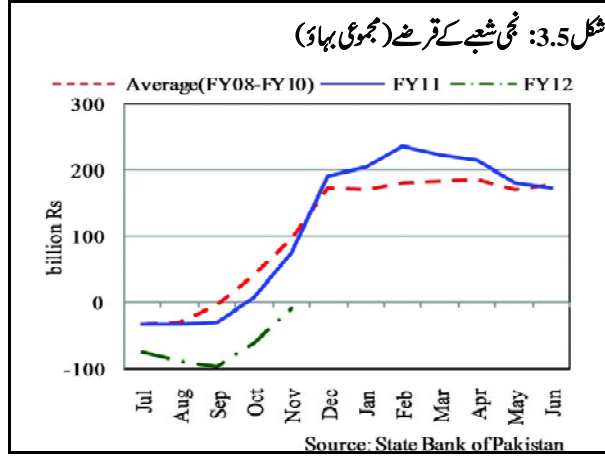


درآمدات اور گندم کے آنے والے موسم کے لیے خریداری میں آسانی ہوتی ہے۔ اس سے قرض گیری کی مالی لاگت کم کرنے میں مدد ملے گی کیونکہ حکومت زیادہ مہنگے اجناسی قرضوں سے کم لاگت کی میزانیہ مالکاری کی جانب انحراف کرگئی۔

اجزا کو الگ الگ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کے ان واجبات کی ادائیگی سے پہلے جولائی تا 28 اکتوبر م س 12ء کے دوران خریداری کرنے والی ایجنسیوں نے 6.8 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ م س 11ء میں 24.1 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے۔ اس کا سبب گندم کے قرضوں کے ساتھ ساتھ کھاد کی درآمدات کے لیے نئی قرض گیری کے تحت پست باز ادائیگی تھی۔

گندم کے قرضوں کے م س 08ء اور 09ء کے دوران گندم کی درآمدات کے لیے قرض گیری کی وجہ سے ٹی سی پی میں قرضوں کی واپسی کا ارتکاز کم رہا (شکل 3.4)۔ دیگر اہم خریداری کرنے والی ایجنسیاں جیسے پنجاب اور سندھ کے محکمہ ہائے خوراک کی قرضے واپس کرنے کی رفتار زیادہ تر درست سمت میں ہے اور توقع ہے کہ م س 12ء میں گندم کی خریداری کے سیزن سے قبل یہ اپنے قرضوں کا بڑا حصہ ادا کر دیں گے (جدول 3.3)۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ حکومت گندم کی امدادی قیمت 100 روپے فی 40 کلوگرام یعنی 950 روپے سے 1050 روپے پہلے ہی بڑھا چکی ہے۔ اگر حکومت نے گزشتہ سال کے ہدف جتنی گندم خریدنے کا فیصلہ کیا تو گندم کی امدادی قیمت میں اضافے کے نتیجے میں مالکاری کی ضرورت بڑھ جائے گی۔

جدول 3.3: گندم کے قرضوں کے محرکات								
ارب روپے								
اسٹاک (اختتام نومبر)		قرضوں کا بھاء (جولائی تا نومبر)		زراعت کا بھاء (قابل وصول)		فروخت سے حاصل شدہ رقم		
م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	نومبر 10ء	نومبر 11ء	نومبر 10ء	نومبر 11ء	
53.8	73.4	-4.8	-1.7	1.6	0.0	8.9	12.0	پاسکو
179.0	155.0	-12.1	-11.6	39.2	35.5	0.0	0.0	پنجاب
34.1	34.3	-7.1	-8.7	0.0	9.6	1.5	2.3	سندھ
3.8	6.3	-2.8	1.8	0.0	0.0	0.4	0.5	خیبر پختونخوا
0.2	0.0	-0.8	0.0	0.0	0.0	0.0	0.3	بلوچستان
12.6	13.6	-14.1	0.9	2.7	0.0	8.7	13.6	ٹی سی پی
283.4	282.7	-41.7	-19.4	43.5	45.1	19.4	28.7	کل
ماخذ: بینک دولت پاکستان								



نجی شعبے کے قرضے

گزشتہ سال سے مختلف جولائی تا نومبر مہر م س 12ء کے دوران نجی شعبے کے کاروبار کے قرضوں میں نمو بدستور کمزور رہی۔ خصوصاً جولائی تا نومبر مہر م س 12ء میں 9.1 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے گئے جبکہ م س 11ء میں 73.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (شکل 3.5)۔

قرضوں میں یہ سکڑاؤ وسیع الہیاد تینوں طرح کے قرضوں یعنی جاری سرمایہ، تجارتی مالکاری اور معین سرمایہ کاری میں واضح تھا۔ شعبہ جاتی تقسیم سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شکر، ٹیلی کام اور کھاد کے شعبے میں زیادہ واپسی ہوئی (جدول 3.4)۔

جدول 3.4: جولائی تا نومبر کے دوران نجی شعبے کے کاروبار کو دیے جانے والے قرضے

ارب روپے								
تجارتی مالکاری		جاری سرمایہ		معین سرمایہ کاری		کل قرضے		
م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	
33.2	-15.1	45	27.7	-4.7	-21.9	73.6	-9.1	نجی شعبے کو قرضے
30.6	1.2	20	-9.2	-1.4	-7.3	49.2	-15.3	اشیاء سازی
0.3	2.5	8.2	3.5	-1.6	0.1	7.0	6.0	چاول کی پروسیسنگ
-1.3	1.0	-30.5	-46.8	1.3	-1.4	-30.5	-47.2	چینی
15.6	-10.2	47.5	21.5	3.9	-2.3	66.9	8.9	ٹیکسٹائل
5.1	-2.7	36.7	14.6	-1.3	-4.1	40.5	7.8	اسپننگ
4.9	-1.2	7.0	-2.6	4.6	2.3	16.6	-1.6	بنائی
-0.1	1.1	2.9	3.2	-3.6	-2.7	-0.9	1.6	کوئل اور پیٹرولیم مصنوعات
0.6	-0.5	-9.9	-5.1	3.5	-1.1	-5.8	-6.6	کھاد
6.6	3.9	-1.7	-1.7	-1.7	-1.5	3.2	0.7	سینٹ
8.9	3.5	3.6	16.2	-3.1	1.6	9.3	21.3	دیگر اشیاء سازی
-0.8	-2.9	2.9	27.1	4.3	0.7	6.4	24.9	بجلی کی پیداوار
-0.2	0.2	2.4	-1.4	0.8	-1.1	3.0	-2.3	تعمیرات
2.9	-4.8	13.2	-2.1	-4.8	-1.2	11.6	-8.1	کامرس اور تجارت
-0.1	-1.0	0.0	-2.6	0.9	0.4	0.9	-3.2	تیار اشیاء کی برآمدات
-0.1	-0.1	-1.9	0.9	0.6	-11.1	-1.4	-10.3	ٹیلی مواصلات
0.8	-8.7	8.4	12.4	-4.2	-1.9	4.8	2.1	دیگر شعبے
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

موسمی مالکاری کی واپسی

یہ بات اہم ہے کہ جولائی تا ستمبر قرضوں کے چکر کے واپسی کا موسم ہوتا ہے۔ قرضے عموماً نومبر کے بعد سے بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ شعبہ وار تقسیم کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ م س 11ء کے خریداری کے موسم میں شکر، چاول اور ٹیکسٹائل کے شعبے نے ریکارڈ جاری سرمائے کا قرضہ حاصل کیا۔ لہذا رواں سال باز ادائیگیاں زیادہ رہیں۔ مثال کے طور پر مارچ تا ستمبر 2011ء کے دوران شعبہ ٹیکسٹائل نے 94.6 ارب روپے واپس کیے جبکہ 10 اگست تا فروری 2011ء کے دوران اس نے 97.1 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے تھے۔ اگرچہ اپریل تا نومبر 2011ء کے دوران شکر کے شعبے میں 68.7 ارب روپے واپس کیے گئے تاہم آخری کچل کاری کے موسم سے یہ شعبہ اب بھی کمرشل بینکوں کا 14.7 ارب روپے کا مقروض ہے۔ قرضوں کے استعمال کے مقابلے میں پست باز ادائیگی م س 12ء میں کچل کاری کے موسم میں جو کہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے مخصوص علاقوں میں شروع ہو چکا ہے نئے قرضوں کے حصول میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہے۔ سبھی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ چینی کی مایوس کن قیمت کے باعث شوگر مل مالکان اپنے اسٹاک کو فروخت کرنے کے قابل نہیں تھے۔ اس سے چینی کے شعبے کی باز ادائیگی کی صلاحیت متاثر ہوئی۔

م س 12ء میں کپاس کی قیمتوں میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل قرضوں کی طلب گھٹ گئی

عالمی منڈی میں کپاس کی قیمتوں میں بھاری کمی کی وجہ سے م س 12ء میں کپاس کی قیمت 5500 روپے فی 40 کلوگرام کے ارد گرد ہے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 8700 روپے تھی۔ اس سے ٹیکسٹائل کے شعبے میں قرضے کی ضروریات خاصی کم ہو گئی ہیں۔ عالمی معاشی سرگرمیوں (یعنی یورپی یونین اور امریکہ) میں سست روی اور بجلی و گیس کی قلت میں شدت کے باعث بھی شعبہ ٹیکسٹائل قرضے لینے سے ہچکچا رہا ہے۔ م س 12ء ٹیکسٹائل شعبے نے بینکوں سے صرف 8.9 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ م س 11ء میں 66.9 ارب روپے کی خالص قرض گیری کی تھی۔

شعبہ توانائی میں قرضوں کی طلب

وسیع البہیدہ واپسی کے باوجود جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران شعبہ بجلی نے بینکوں سے 24.9 ارب روپے کے قرضے لیے۔ شعبہ توانائی میں وسائل کے ضیاع سے اداروں کے درمیان قابل وصولی رقوم کا مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو کہ اضافی قرض گیری کی ضروریات کی بنیادی وجہ ہے۔

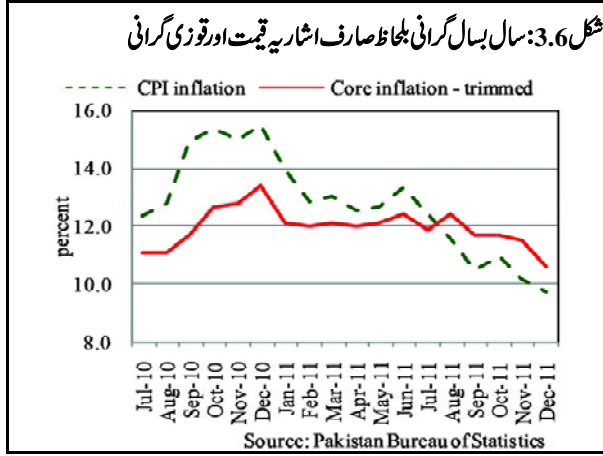
صارفی قرضوں کی واپسی میں کمی

جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران گذشتہ سال کے مقابلے میں صارفی قرضوں کی واپسی کم رہی۔ ہاؤسنگ اور ذاتی قرضوں کے علاوہ صارفی قرضوں کے تمام زمروں خاص طور پر گاڑیوں کے قرضوں کی واپسی سست روی کا شکار رہی۔

قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئے صارفی قرضے گاڑی اور ذاتی قرضوں پر مشتمل ہیں۔ درحقیقت گاڑیوں کے شعبے کے لیے حکومتی پالیسی میں تبدیلی سے گاڑیوں کے قرضوں میں طلب بحال ہو گئی۔ م س 12ء میں مقامی طور پر تیار کردہ اور ساتھ ہی درآمد شدہ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی فروخت میں صحت مند نمود دیکھی گئی۔

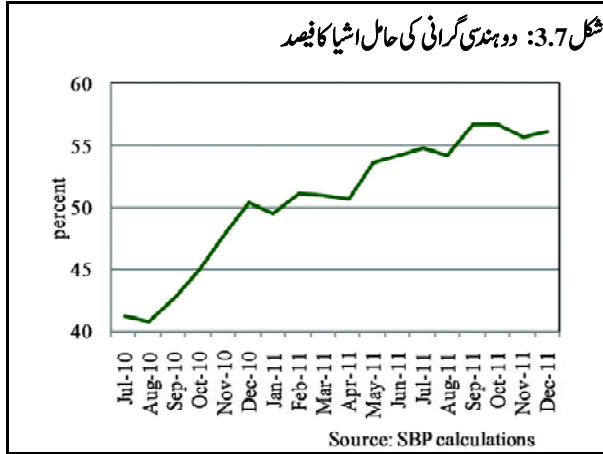
3.3 گرانی

عمومی گرانی میں مستقل کمی ہوتی رہی ہے اور قوزی گرانی بھی اسی راستے پر چل رہی ہے (شکل 3.6)۔ حال ہی میں غذائی گرانی میں نمایاں کمی واقع



ہوئی اور گرانی میں سست روی لانے میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ تاہم فروری 2011ء سے دوہندی گرانی کی حامل اشیاء 50 فیصد سے زائد ہو گئیں جس سے ملک میں وسیع البیاد گرانی کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 3.7)۔

اگر گرانی کی توقعات مضبوط کرنے والے رسدی دھچکے نہ آئے تو قوزی گرانی میں بتدریج کمی کا امکان ہے۔ یہاں اہم خطرہ بیرونی کھاتے میں حالیہ بگاڑ اور اس کے نتیجے میں روپے پر پڑنے والا دباؤ ہے جس سے مجموعی طور پر خام مال کی لاگت بڑھ جائے گی۔³⁰ اگرچہ عالمی منڈی میں زیادہ تر زرعی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کا امکان ہے تاہم ہمیں امید ہے خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں زیادہ تر مستحکم رہیں گی۔



اس لیے اگرچہ عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے گرانی میں کمی توقع ہے تاہم بیرونی کھاتے کی صورتحال اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں استحکام کی وجہ سے قیمتوں میں اضافے کے لیے دباؤ بڑھ سکتا ہے۔

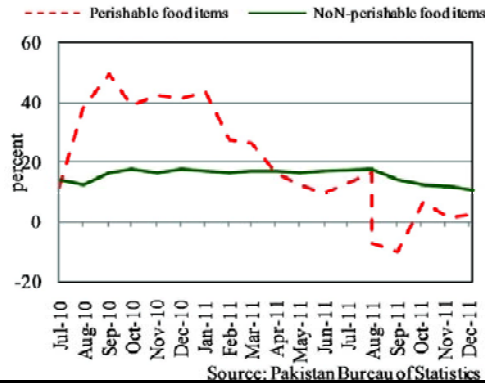
اس صورتحال میں توانائی کی بلند قیمتوں کے ساتھ قدرتی گیس کی قلت کے باعث مجموعی لاگت میں مسلسل اضافہ ہوگا۔ نتیجتاً قلیل مدت میں خوردہ قیمتوں پر رسد کے لحاظ سے دباؤ میں کمی کا امکان ہے۔ تاہم توقع ہے کہ مقامی غذائی قیمتوں میں استحکام رہے گا: (الف) سرکاری قیمت میں اضافے کے باوجود گندم کی شاندار فصل ہونے کی توقع کے باعث اناج کی قیمتیں کم ہوں گی، (ب) منڈی میں فاضل چینی اور (ج) زرعی اشیاء کی عالمی قیمتیں کم ہونے سے برآمدات اور اسمگلنگ بھی کم ہوگی اس لیے مقامی رسد کو سہارا ملے گا۔

غذائی گروپ کے اندر جلدی خراب ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی کیونکہ سندھ میں سیلاب کے بعد فراہمی بحال ہو گئی (شکل 3.8)۔³¹ جنوری 2011ء سے مجموعی گرانی میں خوراک کی قیمتوں کا اثر مستقل کمی کا باعث بن رہا ہے (شکل 3.9)۔ آئندہ ہم امید

³⁰ ملکی درآمدات میں صنعت کے لیے خام مال کا حصہ 70.0 فیصد ہے۔

³¹ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں جلدی خراب ہونے والی اشیاء کا حصہ 4.9 فیصد ہے۔

شکل 3.8: غذائی گرانی کی تفصیلات (سال بسال)

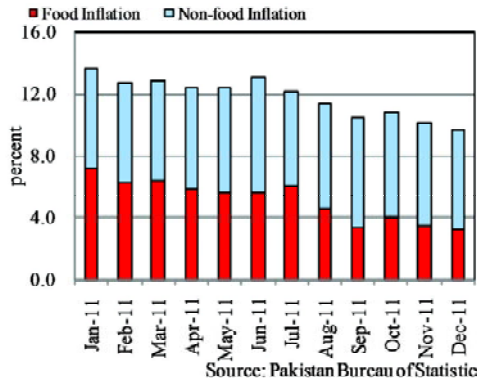


Source: Pakistan Bureau of Statistics

کرتے ہیں کہ خوراک کی قیمتیں ماہانہ بنیادوں پر مستحکم رہیں گی اور گرانی میں کمی کے لیے اساس فراہم کریں گی۔

جولائی 2010ء سے جلدی خراب نہ ہونے والی اشیا اور تیار شدہ اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا جس کا سبب پوری معیشت میں پیداواری لاگت کا بڑھنا ہے۔³² تاہم جلدی خراب ہونے والی اشیا جو تیار شدہ اشیا کے لیے بطور خام مال استعمال ہوتی ہیں کی قیمتوں میں کمی کی بنا پر قیمتوں میں اضافے کی رفتار سست رہی۔

شکل 3.9: مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں حصہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

آخر میں رواں سال جولائی تا دسمبر میں 10.9 فیصد کی اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت، رسدی دباؤ کی وجہ سے غذائی قیمتوں میں سست روی کا اثر زائل ہونے اور بیرونی کھاتے کی صورتحال سے پیدا ہونے والے خطرات کے پیش نظر ہم گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کوئی نمایاں تیزی یا تیزی سے کم ہونے کی توقع نہیں رکھتے۔

³² مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جلدی خراب نہ ہونے والی اشیا کی قیمتوں میں سالانہ 14.1 فیصد اوسط اضافہ ہوا۔

جدول 6.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا اپریل)

ارب امریکی ڈالر

